URDU TIMES 4-1-2013 PG. 13

فرقہ وارانہ فساد مخالف بل کی منظوری کے لئے دباؤ بنایا جائے

UT - 4-1-2013 - Pg - 13

سینٹ زیویرس کالج میں ورکشاپ و جلسہ عام میں مسلم سکھ اور

عیسائی مخالف فسادات کی روک تھام کیلئے تدابیر پر غور وخوض

ممبئی، ۳ جنوری: (اسٹاف رپورٹر) ملک بھر میں ہونے والے فرقہ وارانہ فساد پر موثر طریقہ سے روک لگانے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ ملک بھر کی سرکردہ این جی اوز سول سوسائٹی کے اراکین کے ذریعہ تیار کئے گئے مجوزہ فرقہ وارانہ فساد بل کو قانون کی شکل دی جائے ورنہ ملک بھر میں اسی طرح فسادات ہوتے رہیں گے فسادیوں کی گرفت کرنے والا کوئی نہیں ہوگا اور فسادات متاثرین انصاف اور باز آبادکاری کی اُمید میں دردر بھٹکتے رہیں گے ان خیالات کا اظہار گزشتہ روز یہاں سینٹ زیویرس کالج میں فرقہ وارانہ فسادات جیسے اجتماعی جرائم کی روک تھام میں حکومت کی ناکامی اور مجوزہ فرقہ وارانہ فسادات بل پر غور وخوض کے لئے منعقد ورکشاپ اور جلسہ عام میں مقررین نے کیا، مقررین کی اکثریت اس بات پر متفق تھی کہ فرقہ وارانہ فسادات خواہ وہ 1984ء کے سکھ مخالف فسادات ہوں یا اڑیسہ سمیت ملک کی مختلف ریاستوں میں ہونے والے عیسائی مخالف فسادات یا پھر ممبئی گجرات اور بھاگلپور، میرٹھ ملیانہ کے فرقہ وارانہ فسادات یہ تمام فسادات کسی ایک فرقہ کو نشانہ بنا کر کئے گئے تھے، اور فسادی آزاد ہیں فسادات کرنے والوں کو اقتدار میں حصہ بھی ملا ہے، لیکن فساد متاثرین کو نہ تو انصاف ملا نہ ان کی باز آبادکاری کی گئی اس کی روک تھام کے لئے فرقہ وارانہ فسادات مخالف قانون کا منظور ہونا ضروری ہے، پبلک میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے اسلامک اسکالر اور دانشور اصغر علی انجینئر نے کہا کہ جس فسادات بل مخالف کا مسودہ ہم لوگوں نے تیار کیا ہے، حکومت اس کو پارلیمنٹ میں پیش کر کے قانون کی شکل دینے کی ہمت نہیں کر پا رہی ہے۔ کیونکہ بی جے پی سمیت مختلف حلقوں کی جانب سے اس کی مخالفت کا اندیشہ ہے انہوں نے کہا کہ 2014ء

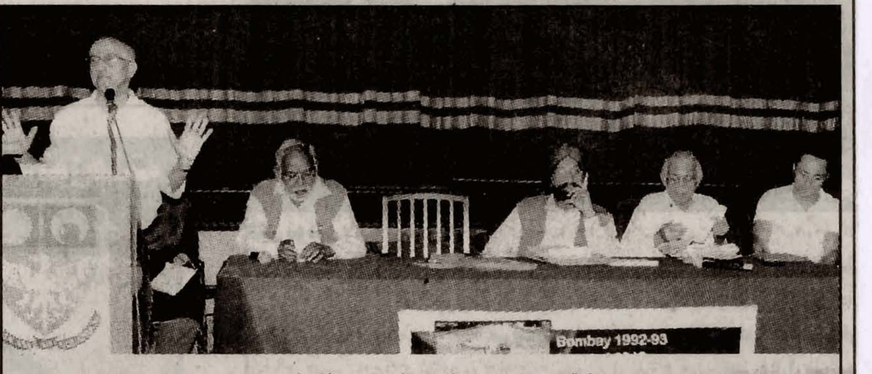

سینٹ زیویرس کالج میں منعقد جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے ہرش مندر

کے الیکشن تک اس بل کے قانون بننے کا امکان نظر نہیں آرہا ہے، لیکن اگر اقلیتوں کی طرف سے اس سلسلہ میں موثر ڈھنگ سے آواز اٹھائی جائے تو یہ ناممکن نہیں ہے، انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ یہ قانون اقلیتوں کی حفاظت کے لئے بنایا جارہا ہے، لیکن خود اقلیتوں کے اندر اس کو لے کر کسی طرح کی بیداری موجود نہیں ہے۔ اقلیتوں کے حقوق کے لئے آواز بلند کرنے والے معروف دانشور اور صدر کانگریس سونیا گاندھی کی قائم کردہ این جی اوز کمیٹی کے رکن ہرش مندر نے اس قانون کے خدوخال پر روشنی ڈالی اور کہا کہ جب تک ملک کی قیادت، سرکاری مشنری اور بیوروکریسی کو فسادات کے لئے ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جائے گا اس وقت تک فساد کا خاتمہ ناممکن ہے۔ صحافی اور عیسائی دانشور جان دیال نے بتایا کہ کس طرح ملک بھر میں عیسائیوں کو چن چن کر فسادات میں نشانہ بنایا جاتا ہے، عیسائی راہباؤں کی عصمت دری کی جاتی ہے۔ فسادیوں کے خلاف کارروائی نہیں کی جاتی انہوں نے ملک بھر میں مختلف مقامات پر عیسائیوں پر ہونے والی زیادتی اور سرکاری مشنری کی نااہلی یا ملی بھگت کی تفصیل پیش کی، انہوں نے کہا کہ فرقہ وارانہ فسادات بل کے تعلق سے یہ مشہور کیا جارہا ہے کہ ہندوؤں کو بدنام کرنے اور انہیں نشانہ بنانے کے لئے لایا جارہا ہے، فلم اداکار راہل بوس نے کہا کہ حکومت فرقہ وارانہ فسادات کے موقع پر جب متاثرین کو تحفظ فراہم کرنے سے قاصر رہتی ہے، تو اس کا انسان کی نفسیات پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے، انہوں نے کہا کہ مجوزہ بل کا منظور کیا جانا بہت ضروری ہے تاکہ حکومت کو عام شہریوں کی جان ومال کی حفاظت کے لئے مجبور کیا جاسکے۔ مسلم تنظیموں کی طرف سے مرکز المعارف کے ڈائرکٹر مولانا برہان الدین قاسمی نے یقین دہانی کرائی کہ اس قانون کی منظوری کے لئے مسلم تنظیمیں اور افراد بھرپور جدوجہد کریں گے اور جو لوگ اس قانو کو منظور کرانے کے لئے جدوجہد کررہے ہیں ان کا بھرپور ساتھ دیں گے اس موقع پر ممبئی امن کمیٹی کے صدر فرید شیخ اور داؤد خان کے ہاتھوں ہرش مندر جسٹس قانون سریش، راہل لوس کو شال اور مومنٹو پیش کیا گیا۔ جسٹس سریش ہوسبٹ نے اس موقع پر کہا کہ فرقہ وارانہ فسادات اور نسل کشی کا شمار بین الاقوامی جرائم میں ہوتا ہے، اور اس کے مجرمین کو سزا ملنی چاہیئے، انہوں نے کہا کہ جب یہ قانون منظور ہوجائے گا گجرات جیسی نسل کشی کی روک تھام ہوسکے گی، انہوں نے کہا کہ ضرورت ہے حکومت پر دباؤ بنانے کی اور سنجیدگی سے کوشش کی گئی تو اس قانون کا منظور ہونا ناممکن نہیں۔ ایک اور ممتاز شخصیت ڈاکٹر امر سنگھ نارنگ نے سماج اور سرکاری مشنری میں اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے تعلق سے پنپنے والی عصبیت اور فرقہ وارانہ فسادات کے اسباب پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس سے قبل سینٹ زیویرس کالج اور سب رنگ ٹرسٹ کے اشتراک سے ایک ورکشاپ کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں گجرات ممبئی اور کندھمال کے فسادات پر ہرش مندر ڈاکٹر امرجیت سنگھ نارنگ، جان دیال اور دیگر مقررین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ممتاز ماہر قانون یوسف مچھالہ نے ممبئی کے فرقہ وارانہ فسادات کے دوران اور اس کے بعد پولس سرکاری مشنری اور سیاستدانوں کے رویہ پر اور مجرمین کو سزا دلانے اور متاثرین کو انصاف ملنے کی راہ میں آنے والی روکاوٹوں پر تفصیلی روشنی ڈالی، تیستا ستیلواد نے اپنی تقریر میں گجرات فسادات کے متاثرین کو انصاف کی فراہمی میں پیش آنے والی دشواریوں اور کامیابیوں کا تذکرہ کیا، معروف خاتون صحافی اور ممبئی فسادات پر کتاب کی مصنفہ مینا منین نے ممبئی فسادات کی ہولناک یادوں کو تازہ کرتے ہوئے بتایا کہ فساد کے دوران مسلمانوں کو کن کن مشکلات اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا، ہری مسجد فائرنگ کیس سے براہ راست تعلق رکھنے والے سماجی کارکن فاروق ماپکر نے ممبئی فسادات کے دوران پولس اور سی بی آئی کے ذریعہ کی جانے والی زیادتیوں اور انصاف ملنے میں تاخیر کی تفصیل بتائی، جاوید آنند اور تیستا ستیلواد نے باری باری نظامت کے فرائض انجام دیئے۔